علوم اسلامیہ وعلم حدیث کے لئے خواتین کی خدمات

پروفیسر بدرالدین☆

الحدیث ہو ماضیف الی رسول الله ﷺ قولا اوفعلا اوتعریرا اوالی الصحابی اوالتابعی وزاد بعضهم اوصفة اورؤیا بل الحرکات والسکنات النبویة فی المنام والیقظة۔ (۱)

حدیث وہ ہے جوحضور ﷺ کی طرف منسوب ہو، چاہے آپ کا قول ہو، فعل ہو یا آپؐ کا سکوت ہو کسی کام کو دیکھ کر یا ایسا ہی کسی صحابی یا تابعی سے منقول ہو اور بعض حضرات سے اس تعریف میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ حضور ﷺ کی کوئی صفت، آپؐ کا بیان کیا ہوا کوئی خواب، آپؐ کی مخصوص حرکات واشارات (نیند وبیداری کی حالت میں) بھی حدیث کہلاتے ہیں۔

محدث کی تعریف

المحدث ہو من علم طرق اثبات الحدیث وعلم عدالة رجاله وجرحهم دون المقتصر علی السماع،

وقال ابن سید الناس، المحدث فی عصرنا من اشتغل بالحدیث روایة ودرایة وجمع رواة، واطلع علی کثیر من الرواة والروایات فی عصره، وتمیز فی ذلک حتی عرف

☆ چیئرمین شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی۔

فیه خطه و اشتهر فیه ضبطه۔ (۲)

محدث وہ ہے جو اثبات حدیث کے طرق اور رجال حدیث کی جرح وتعدیل سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو، صرف سماع پر انحصار نہ کرتا ہو۔

اسلام میں جس طرح قرآن کی اہمیت ہے اسی طرح حدیث کی بھی اہمیت ۔ء فرماتے ہیں قرآن وحدیث میں صرف اس قدر فرق ہے کہ قرآن وحی متلو ہے (جسکی تلاوت کرائی گئی ہے) اور حدیث وحی غیر متلو ہے (جس کی تلاوت نہیں کرائی گئی ہے) ورنہ قرآن وحدیث دونوں ہی کلام الٰہی کی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے قرآن میں ارشاد ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُوْحٰی۔ (۳) آپؐ اپنی خواہش سے کوئی بھی بات نہیں کرتے بلکہ آپ جو بھی کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے جو اللہ کی طرف سے آپ کو کیجاتی ہے:

فروغ حدیث میں خواتین کا کردار:

پہلی اور دوسری ہجری میں جب عالم اسلام میں احادیث وآثار کی روایت وتدوین کا سلسلہ شروع ہوا تو گھر کے باہر کی طرح گھر کے اندر بھی احادیث وآثار کو تلاش کر کے مدون ومرتب کیا گیا۔

صحابیات وتابعیات اور دیگر خواتین اسلام نے اپنے اپنے خاندانوں کی بڑی بوڑھیوں سے احادیث روایت کر کے گھر کے مردوں تک یہ امانت پہنچائی اور ان مرد حضرات نے ان کی تدوین وترتیب کی۔ چنانچہ عمرہ بنت عبدالرحمانؒ کے مجموعہ حدیث کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو تاکید کی تھی کہ اسے حاصل کر کے مدوّن کریں (۴) انہوں نے یہ احادیث ام المومنین حضرت عائشہؓ اپنی بہن ام ہشام، حبیبہ بنت سہل، ام حبیبہ اور حمنہ بنت جحش سے روایت کی تھیں اور ان سے ان کے صاجبزادے، ابوالرجال، ان کے بھائی محمد بن عبدالرحمان، پوتے حارثہ بن ابو الرجال اور دونوں بھتیجے یحیٰی بن عبد اللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن محمد بن عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ اسی طرح حسن بصری کی والدہ خیرہؒ رائطہ بنت مسلم، حکیمہ بنت امیمہ، حبیبہ بنت

میسرہ وغیرہ کی روایات (جوانہوں نے اپنے بزرگوں سے لی تھیں) کو مدون کیا گیا، اس طرح علم حدیث کی تدوین وترتیب میں بھی عورتوں نے مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور اس میدان میں بھی مردوں کی ہمسر قرار پائیں۔(۵)

محدّث خواتین:

اس مقام پر علم روایت میں سب سے زیادہ مشہور ومعروف سب سے زیادہ بلند مقام کی حامل اور اس علم سے خصوصی لگاؤ رکھنے والی خاتون سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا تذکرہ نہ کرنا بددیانتی ہوگی، جن کا شمار سیدالمرسلین ﷺ کی احادیث کو کثرت سے روایت کرنے والیوں میں ہوتا ہے۔

اور یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے، کیونکہ علم روایت میں آپ کا بہت اونچا مقام ہے۔ آپ نبی ﷺ اور اپنے والد حضرت ابوبکرؓ، عمر بن خطابؓ، فاطمۃ الزاھراءؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی وجذامہ بنت وہبؓ سے دو ہزار دو سو دس احادیث کی راویہ ہیں جن میں سے ۲۹۷ صحیحین میں ہیں جن میں تقریباً ۱۷۴ متفق علیہ ہیں، صحیح میں احکام سے متعلق ۱۲۰۰ احادیث ہیں، جن میں سے ۲۹۰ سے زیادہ حضرت عائشہؓ کی مرویات ہیں۔ آپ کے بھانجے عروۃ بن زبیر فرماتے ہیں میں نے قرآن اور اس کے فرائض، حلال وحرام، شعروادب اور حدیث ونسب میں آپؓ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

علامہ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں سیدہ عائشہؓ تین علوم کے اندر یکتائے زمانہ تھیں۔ علم فقہ، علم طب، علم شعر میں۔(٦)

ام المومنین ام اسلمہؓ کو سینکڑوں احادیث کی راویہ کہا جاتا ہے، آپؓ سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں۔ ام المومنین میمونہؓ ٧٦ مرویات کی راویہ ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہ ٦۵ مرویات کی راویہ ہیں۔ ام المومنین حفصہؓ ٦٠ احادیث کی روایہ ہیں۔ اسماء بنت یزید بن سکنؓ ۸۱ مرویات کی راویہ ہیں۔

اسماء بنت عمیس ٦٠ احادیث کی راویہ ہیں۔ اسماء بنت ابی بکرؓ ۵۸ احادیث کی

راویہ ہیں۔ ام ہانی بنت ابی طالب/ ۴۶، ام عطیہ/ ۴۰۔ فاطمہ بنت قیسؓ/ ۳۴، ام فضل بنت حارثؓ/ ۳۰ اور ام قیسؓ بنت محصنؓ/ ۲۴ روایات کی راویہ ہیں۔ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ یہ تو چند اسمائے گرامی ہیں۔ ورنہ ان کے علاوہ بھی بے شمار راویات ہیں جنہوں نے علم حدیث کے فروغ میں کردار ادا کیا، یہ تمام صحابیات علم دین وحدیث کی نشر واشاعت میں معاون تھیں۔ اس سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ جب سے مسلم خاتون کو اسلام کی دولت سے مالا مال کیا گیا ہے تب سے یہ خاتون علم کی طرف متوجہ ہے (۷) جس طرح علم کی تعلیم وتعلم میں عورت نے بھرپور کردار ادا کیا ہے اسی طرح شعر، ادب، طب وحکمت وغیرہ میں بھی مسلمان عورت مرد کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے، جیسا کہ ابھی مندرجہ بالا سطور میں گزر چکا ہے۔

حدیث کی عالم خواتین میں حضرت عائشہؓ سرفہرست ہیں۔ انہوں نے دو ہزار دوسو دس ۲۲۱۰ احادیث روایت کی ہیں بقی بن مخلد اندلسی نے اپنی مسند میں ان تمام کو جمع کیا ہے۔(۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی صحابہؓ کو کسی حدیث میں اشکال ہوتا تو اس بارے میں حضرت عائشہؓ سے دریافت کرتے تو وہ ہمیں ان کے پاس مل جاتی۔

حضرت ام سلمہؓ سے تین سو اٹھتر (۳۷۸) احادیث مروی ہیں۔ اسی طرح حضرت میمونہؓ و حضرت ام حبیبہؓ و حفصہؓ امہات المؤمنین۔ فاطمہ بنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اسماء بنت یزید بن سکن، اسماء بنت ابی بکرؓ، اسماء بنت عمیس، ام الفضل بنت حارث، ام قیس بنت محصن ربیع بنت معوذ، ام ھانی وام عطیہ رضوان اللہ علیہن وعلیہم اجمعین کے نام بھی احادیث کی عالم خواتین کی فہرست میں شامل ہے۔

خواتین کی ادبی، شعری اور کتابی خدمات:

اروی بنت عبدالمطلب (آنحضرت علیہ السلام کی پھوپھی) شاعرہ تھیں، اسی طرح خنساء بنت عمر اسلمیہ سے آپ علیہ السلام اشعار سنا کرتے تھے اور ان کی مہارت پر تعجب

فرمایا کرتے تھے، زینب بنت العوام (حضرت زبیر بن العوام کی ہمشیرہ) بھی شاعرہ تھیں، شیماء بنت حارثؓ آپ ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔ یہ بچپن میں آپ کے لئے یہ اشعار جھوم جھوم کر پڑھا کرتی تھیں۔

یا ربنا ابقی لنا محمدا حتی اراه یافعا وامردا

ثم اراه سیدا ومسودا اکبت اعادیه معا والحسدا

وعاطه عزا یدوم ابدا

اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے محمد ﷺ کو باقی رکھ، حتیٰ کہ میں اسے خوبصورت نوجوان دیکھوں، پھر میں اسے سردار بنتا دیکھوں۔ میں اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ایک ساتھ پچھاڑ دوں، اور اسے ایسی عزت دے جو ہمیشہ رہے۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، وعاتکہ بنت زید عدویہ (جو کہ عبداللہ بن عمرؓ کی اہلیہ تھیں، ام رملہ قشیریہ، یہ کہیں گئی ہوئی تھیں، واپس آئیں تو حضور ﷺ کا وصال ہوچکا تھا، انہیں بہت رنج ہوا، یہ حسن و حسین کو اٹھائے مدینہ کی گلیوں میں پھرتیں اور بہت رویا کرتیں اور ساتھ ساتھ درد بھرے مرثیہ پڑھا کرتی تھیں، حضرت اسماء بنت یزید بن سکن، کے بارے میں حافظ نے کہا ہے کہ یہ خطیبۃ النساء مشہور تھیں۔

حضرت حفصہؓ اپنے ہاتھ سے تعلیمات رسول لکھا کرتی تھیں۔ اور فاطمہ بنت خطابؓ حضرت عمرؓ کی بہن تھیں، انہیں حضرت خباب نے سورہ طٰہٰ سکھائی، شفاء بنت عبداللہ عدویہ نے حضرت حفصہ کو کتابت سکھائی ان کو تعلیمات رسول ﷺ نے سکھائیں۔ (۹)

مسلمان خواتین کی حصول علم کیلئے جدوجہد:

مسلمان عورتوں نے نبی علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ ﷺ کے پاس زیادہ تر غالب طور سے مرد آتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں آپ ﷺ ہمارے لئے بھی ایک دن

مقرر فرما دیں، جسمیں آپ ہمیں بھی وعظ ونصیحت کریں اور ہم بھی مردوں کی طرح آپؐ سے علم حاصل کریں اور علم سکھائیں، آپؐ نے انکے لئے ایک دن مقرر فرما دیا جس میں انہیں تعلیم دیا کرتے۔ حضرت عائشہؓ کا مشہور قول ہے کہ انصاری عورتیں بہترین خواتین ہیں جنہیں علم دین کے حصول میں حیا مانع نہیں ہوتی۔ (۱۰) اسلامی تاریخ ان عورتوں کو جانتی ہے جنہوں نے جہاد کی لڑائی میں حصہ لیا اور کسی معمولی سے واقعہ میں اسماء بنت ابی بکرؓ کو ذات النطاقین کا لقب نہیں ملا، خارجیوں کی لیڈر غزالہ جوان کے لیڈر کی بیوی تھی لڑائی کی بڑی ماہر جنگجو تھی۔ جس نے خلافت بنوامیہ میں حجاج بن یوسف سے زبردست مقابلہ کیا تھے۔

عورت اپنے شوہر کے گھر ہی میں نہیں بیٹھی رہی بلکہ وہ دین کے کاموں میں اور تحقیق فنون میں لگی رہی حتی کہ ساری زندگی اس میں لگا دی۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ مومن کو اپنے نفس کو ذلیل نہیں کرنا چاہئے، اس لئے عورت کی عزت کی تاکید بھی کی گئی ہے، یہ اس طرح ممکن ہے کہ عورت ہر وہ کام چھوڑ دے جس سے اسکی انسانیت اور عزت پر آنچ آئے، یا اسے محض کام کاج کا پرزہ سمجھ کر اس سے توہین آمیز اور اس کی حیثیت سے گرے ہوئے کام لئے جائیں، جیسا کہ اکثر مغربی ملکوں میں ہو رہا ہے، اور بعض مشرقی ممالک بھی انکی پیروی میں لگے ہوئے ہیں۔ (۱۱)

حدیث نبوی ﷺ میں باندیوں تک سے توہین آمیز کام کرا کر کمائی کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اسی طرح عورت اور مرد کے درمیان کام میں فرق کرنا ضروری ہے۔ یہ دونوں کام کرتے ہیں اور اس کی نتیجہ خیزی میں بھی ان کا کردار ہے، عورت کے اجر وعمل میں شرکت میں تفاوت معاشرہ کی وضع کردہ قدروں کے مطابق ہونا چاہئے، (لیکن عمل وغیرہ میں دونوں شریک ہیں)، کیونکہ اسلام نے علم وعمل کی دعوت دی ہے، مثلاً فرمایا:

وقل رب زدنی علماً (۱۲) اور کہہ اے رب میرے علم میں اضافہ فرما

علم، معرفت اور عمل کا نام ہے اسی طرح حدیث نبویؐ میں ہے کہ جب تم جان لو تو عمل کرو۔ یہ الفاظ علم اور عمل دونوں کے ایک ساتھ ہونے میں صریح ہیں۔

اور جو کچھ قرآن وسنت میں ہے وہ صرف مرد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وہ ہر انسان کیلئے وارد ہوا ہے اور انسان ہونے میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔

اللہ نے عورت و مرد کو ایک نطفہ سے پیدا کیا پھر ان کی دو قسمیں بنائیں اور انسانی کردار کے حوالے سے اسلام میں مرد و عورت دونوں کی حیثیت یکساں ہے، ان میں جزاء اور عقاب کے حوالہ سے بھی کوئی فرق نہیں۔

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی نعمت سے بہرہ ور فرمایا اور ہمیں اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی اتباع کے ذریعے عزت عطاء فرمائی۔ (۱۳)

عورتوں میں تدریس کا آغاز سیدہ عائشہؓ سے ہوا، آپ کے بعد تابعیات میں بڑے پیمانے پر یہ سلسلہ چل نکلا، چوتھی صدی ہجری تک تو خواتین نے گھروں کو ہی تعلیم وتربیت کا مرکز بنائے رکھا، اور اس دوران خواتین کے علاوہ مرد علماء، فقہاء اور صلحاء بھی ان سے علمی فیض حاصل کرتے رہے، بتدریج جب مدارس بننے کا رواج ہوا تو نسوانی مدارس بھی قائم ہوئے۔

پوری اسلامی تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلم خواتین جو علم حاصل کرتی تھیں وہ چند اساتذہ تک محدود نہ ہوتا تھا بلکہ وہ اپنے وقت کے بڑے بڑے پبلک مدارس میں رہ کر علم حدیث وغیرہ حاصل کیا کرتی تھیں، بہت سے مسودات اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ طالبات کے روپ میں بڑے بڑے جامعات میں اپنی زندگی کا قیمتی حصہ حصول علم میں گزارتی تھیں۔ اور ان میں سے بعض اپنی بقیہ زندگی معلمات کی حیثیت سے مدارس میں گزارتی تھیں۔ جیسے عُمر مسجد، دمشق کے جامعہ میں ۵۰۰ طالبات مقیم رہ کر علم حاصل کرتی تھیں۔ (۱۴)

اسی طرح نعیمہ بنت علی اور ام احمد زینب بنت المکی اور بہت سی دوسری خواتین نے اپنے وقت کے بڑے بڑے مدارس جیسے مدرسہ عزیزیہ میں رہ کر اپنی پوری زندگی علم حدیث کی خدمت میں گزار دی، ان کے شاگردوں میں مشہور جرنیل صلاح الدین کے بیٹے احمد بھی

شامل ہیں۔

حکیم ترمذی اپنے حالات زندگی میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے لڑکپن میں سات معلمات سے علم حدیث حاصل کیا۔

بی بی مریم اندلسیہ: نے چوتھی صدی ہجری میں اشبیلیہ میں ایک درسگاہ قائم کی، جسمیں علم کا شوق رکھنے والی خواتین دور دراز سے آکر ان سے تعلیم حاصل کیا کرتی تھیں، وہ ان کو بڑی محنت اور توجہ سے دینی علوم، بیان، بدیع، شعر، وادب وغیرہ کی تعلیم دیا کرتی تھیں، جو خواتین انکی درسگاہ سے نکلتیں اکثر اعلیٰ اور معزز خاندانوں میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوجاتیں۔(۱۵)

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی ہمشیرہ بھی ایک عالمہ فاضلہ خاتون تھیں، انہوں نے دمشق کے مقام جبل قاسیون میں ایک عظیم الشان مدرسہ تعمیر کروایا۔

جو مدرسہ خاتونیہ کے نام سے مشہور ہوا، انہوں نے اس کے اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ایک بڑی جائیداد اسکے لئے وقف کی، ان کو انکی وفات کے بعد اسی مدرسہ میں دفن کیا گیا: یہ مدرسہ اب بھی قائم ہے۔(۱۶)

خواتین کی فقاہت

حافظ ابن قیمؒ نے ایسی بائیس ۲۲ صحابیات کی صراحت کی ہے جو فقہ وفتوی میں مشہور تھیں۔ شیخ علاء الدین حنفی فقیہ سمرقندی ۵۳۹ھ مصنف تحفۃ الفقہاء کی صاحبزادی فاطمہ جلیل القدر فقیہہ تھیں، ان کے شوہر شیخ علاء الدین کاسانی نے تحفۃ الفقہاء کی شرح البدائع الصنائع لکھی ہے۔ شرح لکھنے کے دوران شوہر سے کوئی غلطی ہوجاتی تو وہ اسکی تصحیح کرا دیتیں، فتاویٰ پر انکے والد انکے شوہر اور خود ان کے (تینوں) دستخط ہوتے۔(۱۷)

امۃ الواحد ستیہ بنت قاضی حسین نے قرآن وفقہ اوزبانی یاد کیا تھا اور فقہ شافعی میں کمال حاصل کیا تھا۔ یہ اپنے وقت کے امام شیخ علی بن ابی ہریرہ کے ساتھ فتویٰ دیا کرتی تھیں، امۃ الرحمان بنت شیخ تقی الدین فقہ وفتویٰ میں شہرت رکھتی تھیں اور ستۃ الفقہاء کے

لقب سے یاد کی جاتی تھیں، ام زینب فاطمہ بنت عباس اپنے وقت کی مشہور فقیہہ تھیں۔ (۱۸)

خواتین کی حدیثی خدمات:

آغاز اسلام ہی سے بہت سی خواتین نے علوم حدیث کو محفوظ کرنے اور پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا، اور نہ صرف ابتداءً یہ سلسلہ چلتا رہا بلکہ یہ سلسلہ صدیوں تک جاری رہا۔

نبی علیہ اسلام کے دور میں خواتین نہ صرف بہت سی احادیث کی حفاظت اور روایت کرنے کا سبب بنیں بلکہ انہوں نے زندگی بھر اس کو اپنے دوسرے بہن بھائیوں میں بھی خوب پھیلایا، نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ صحابہ نے صحابیات اور خاص طور پر ازواج مطہرات سے حاصل کیا، جن میں سیدہ عائشہؓ وحفصہؓ وام حبیبہؓ ومیمونہ، وام سلمہؓ، رضی اللہ عنھن اجمعین کے نام سرفہرست ہیں۔ خاص طور سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تاریخ حدیث میں نہایت اہمیت کی حامل ہیں بلکہ ان سے خواتین نے سب سے زیادہ روایات نقل کی ہیں یہ بہت ہی محتاط راویہ تھیں۔ (۱۹)

تابعین کے دور میں اہم اور قابل محدثات کے نام یہ ہیں: ۱۔ حفصہ بنت سیرین، ۲۔ عمرہ بنت عبد الرحمان، ۳۔ ام درداثانی۔ حضرت حفصہ بنت سیرین کی روایات کو ایاس بن معاویہ، حسن بصری اور ابن سیرین کی روایات سے زیادہ اہمیت دیتے تھے، محدثہ عمرہؓ، سیدہ عائشہؓ کی روایت کے سلسلہ میں بڑی اتھارٹی سمجھی جاتی تھیں، انکے شاگرد رشید، حضرت ابوبکر بن حزمؒ (قاضی مدینہ) کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ وہ اپنی استاد (عمرہؓ) کی تمام روایات کو جمع کریں۔ (۲۰)

ان کے بعد عابدہ مدنیہ عبدہ بنت بشر، ام عمر ثقفیہ، زینب (علی بن عبداللہ بن عباس کی نواسی یا پوتی) نے احادیث کے درس دیئے اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچایا۔

یہ خواتین مختلف خاندانوں کی تھیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں علمی مقام حاصل کرنے کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی، اس کی خوبصورت مثال عابدہ مدنیہ کی ہے جس نے محمد بن یزید کی باندی کے طور پر اپنی زندگی کا آغاز کیا اور مدینہ کے اساتذہ سے بہت

کثرت سے احادیث حاصل کیں۔ محمد بن یزید نے اس کو حبیب دحون رحمتہ اللہ کو دے دیا، جو کہ اندلس کے بہت بڑے محدث تھے، دحون اسکی علمی قابلیت سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلیا، عابدہ مدنیہ نے دس ہزار احادیث کی روایت اپنے مدینہ کے اساتذہ سے کی ہے۔ (۲۱)

زینب بنت سلیمان شہزادی تھیں، ان کے والد الصفا کے چچازاد بھائی تھے، جو کہ عباسی سلطنت کا بانی تھا، زینب نے حدیث میں بہت اعلی مقام حاصل کیا، اس کے شاگردوں میں بہت سے مرد حضرات بھی شامل تھے جو پردے میں رہ کر اپنے استاذ سے حدیث روایات کرتے تھے۔ تدوین حدیث کے مختلف ادوار میں جب ذخیرۂ احادیث کو اکٹھا کیا گیا تو اس وقت محدثین نے ان خواتین سے بہت سی روایات لیں، معلوم ہوا کہ یہ خواتین اپنے شاگردوں کو حدیث کی اجازت بھی دیتی تھیں۔ (۲۲)

چوتھی صدی میں فاطمہ بنت عبدالرحمان (۳۱۲ھ) اپنے تقوی کی وجہ سے صوفیہ کے نام سے پکاری جاتی تھیں، یہ صاحب سنن ابوداؤد کی پوتی تھیں، امۃ الوحید مشہور فقیہ، المحملی کی بیٹی تھیں، ان کے علاوہ ام الفتح، امۃ السلام، (۳۹۰ھ) اور قاضی ابوبکر احمد کی بیٹی جمعہ بنت احمد کے نام قابل ذکر ہیں۔

ان کے درس حدیث کی بڑی شہرت تھی، لوگ کثرت سے ان میں شریک ہوتے تھے۔ دوران درس علوم ومعارف کی بارش ہوتی تھی۔

فاطمہ بنت الحسن ابن علی ابن الدقاق (۴۸۰ھ) مشہور بزرگ ابن دقاق کی پڑپوتی اور رسالہ قشیریہ کے مصنف ابوالقاسم قشیری کی بیوی تھیں، نہ صرف اپنے تقوی اور خطاطی کی وجہ سے مشہور تھیں بلکہ اپنے علم حدیث اور خاص طور سے اسناد حدیث کے علم میں ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ (۲۳) ان سے بھی ممتاز حیثیت کی حاملہ کریمہ مروزیہ (۴۶۳ھ) تھیں، جو کہ اپنے زمانہ میں بخاری شریف پر اتھارٹی سمجھی جاتی تھیں، ھرات کے بڑے ممتاز عالم ان کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی تھی کہ بخاری

شریف ان کے علاوہ اور کسی سے نہ پڑھیں، اسلئے ایک بڑی تعداد نے بخاری شریف کی اجازت ان سے حاصل کی ان کے ممتاز شاگردوں میں خطیب بغدادی اور الحمیدی کے نام آتے ہیں۔(۲۴)

امام بخاری کی روایت جہاں ان کے مرد شاگردوں سے آگے پھیلی وہیں محدثہ کریمہ کے ذریعے بھی لاکھوں انسانوں تک پہنچی، چنانچہ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے جو بخاری شریف پڑھائی یا حضرت مولانا خلیل الرحمان سہارنپوریؒ نے یا حضرت شیخ الحدیث محمد زکریاؒ نے جو بخاری شریف پڑھائی وہ بقول مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے سب کے سب کریمہ کی روایت ہے۔

صحیح بخاری کی روایت میں کریمہ کے علاوہ اور بھی بہت سی خواتین محدثات کے نام آتے ہیں ان میں فاطمہ بنت محمد (۵۳۹ھ) شہدہ اور ست الوزیرہ کے نام بھی قابل ذکر ہیں، فاطمہ نے تو محدثین سے محدثہ اصفہان کا لقب حاصل کیا ہے،

شہدہ: ایک بہترین خطاطہ بھی تھیں، ان کے والد ابونصر کو حدیث سے بہت لگاؤ تھا، اسلئے انہوں نے اپنی بیٹی کو وقت کے بڑے بڑے اساتذہ سے علم حاصل کروایا، اس نے اپنی بیٹی کی شادی علی بن محمد سے کی جو کہ ایک علم دوست شخصیت کے حامل اور خلیفہ متقی کے ساتھیوں میں سے تھے، انہوں نے ایک مدرسہ اور خانقاہ کی بنیاد بھی رکھی، اور بڑی خداخوفی اور خداترسی سے اسکے انتظام اور انصرام کو چلایا، لیکن ان کی بیوی شہدہ نے حدیث میں ان سے بلند مقام پایا اور اپنے علم اسناد کی وجہ سے مشہور ہوئیں۔ ان کا بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث کا درس سننے کیلئے بڑی تعداد میں لوگ آیا کرتے تھے، بلکہ ان کی اتنی عزت اور شہرت تھی۔(۲۵)

خلاصہ:

یہ تھا ذکر علم حدیث کے فروغ میں خواتین کے کردار کا جیسا کہ ابھی ہم نے مطالعہ کیا کہ ہر میدان کی طرح اس میدان میں بھی مسلمان عورت نے بھرپور طریقہ سے مرد کا

ساتھ دیا بلکہ بعض مواقع پر مردوں سے بھی فوقیت لے گئی جیسے صحابہ کو اگر کسی حدیث کے بارے میں کوئی اشکال یا شبہ ہوتا تو صحابہؓ حضرت عائشہؓ سے رجوع کرتے اور آپ کے قول پر عمل کرتے، اس بحث کو ہم محدث خواتین کے اسی اجمالی تذکرہ پر ختم کرتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ عبدالحی لکھنوی، ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، تحقیق، ڈاکٹر تقی الدین ندوی، الامارات العربیہ، دبی، ۱۴۱۵، ص ۳۲

۲۔ ظفر احمد عثمانی، قواعد فی علوم الحدیث، ۱۳۹۲ھ، بیروت، ص ۲۷

۳۔ القرآن

۴۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، تحقیق، احسان عباس، دار صادر، بیروت، ج/۸، ص ۳۸۷۔

۵۔ مبارکپوری، قاضی اطہر، بنات اسلام کی دینی وعلمی خدمات، الصدف، پبلشرز ناظم آباد۔ کراچی، ص ۷

۶۔ نور محمد انیس، روایت حدیث میں خواتین کا مقام، دارالاشاعت کراچی، ص ۶۲، (۲۰۰۱)

۷۔ ایضاً/ص ۶۸،

۸۔ المرعی، عبداللہ بن محفوظ حامی، اسلام اور دیگر مذاہب ومعاشروں میں عورت کے حقوق ومسائل، مترجم، مفتی ثناء اللہ محمود، دارالاشاعت، کراچی، ص ۲۱۵ بحوالہ جوامع ابن حزم، ص ۲۶۷، ومحاضرۃ الحاتمی ج/۲ص ۱۱۶۔

۹۔ جلال الدین سیوطی، کنز العمال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ج /۵، ح ۳۷۴۴۳ وج /۶، ح ۱۱۵۵،

۱۰۔ ڈاکٹر حامد محمود اسماعیل، الثقافۃ الاسلامیۃ، دارالاشاعت کراچی، ص/ ۶۱۳۔

۱۱۔ المرعی، عبداللہ بن محفوظ حامی، اسلام ودیگر مذاہب ومعاشروں میں عورت کے حقوق ومسائل، مترجم، مفتی ثناء اللہ محمود، دارالاشاعت، کراچی، ص، ۲۳۰، ۲۳۱۔

۱۲۔ طہٰ آیت: ۱۱۴

۱۳۔ المرعی، عبداللہ بن محفوظ حامی،، اسلام ودیگر مذاہب ومعاشروں میں عورت کے حقوق ومسائل،

مترجم، مفتی ثناء اللہ محمود، دارالاشاعت کراچی، ص ۲۳۱۔

۱۴۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد نقشبندی، مسلمان خواتین کے کارنامے، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد۔ ص، ۶۷۔

۱۵۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد نقشبندی، مسلمان خواتین کے کارنامے، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد۔ ص، ۶۷۔

۱۶۔ ایضاً/ص ۶۸، بحوالہ ابن خلکان۔

۱۷۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد، مسلمان خواتین کے کارنامے، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد، ص ۶۸۔

۱۸۔ ایضاً/ص ۶۹۔

۱۹۔ ایضاً/ص ۸۳۔

۲۰۔ محمد بن سعد طبقات ابن سعد، مترجمہ، راغب رحمانی، نفیس اکیڈمی، کراچی، ج، ۸، ص، ۴۹۷۔

۲۱۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد، مسلمان خواتین کے کارنامے، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد، ص ۸۴۔

۲۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، دارالکتاب العربی، بیروت حصہ ۱۴، ص ۴۳۴۔

۲۳۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد، مسلمان خواتین کے کارنامے، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد، ص ۸۶. بحوالہ ابن خلدون ص ۴۱۳

۲۴۔ ایضاً/ص ۸۷ بحوالہ ابن خلدون

۲۵۔ ایضاً/ص ۸۷۔ بحوالہ ابن خلدوت